جلد ۵۳/۱۸ | ۱۹ وفا ۱۳۴۳ ہش ۸ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ ۱۹ جولائی ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۶۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۸ جولائی بوقت ۸ بجے صبح

کل شام کے وقت حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف ہوگئی اور ساری رات بے چینی رہی۔ نیند اچھی طرح نہیں آئی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۸ جولائی۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ ۸ جولائی ۱۹۲۰ء کی روشنی میں جماعتی اتحاد کے دو بنیادی عوامل یعنی بدظنی سے بچنے اور درگزر سے کام لینے کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

ربوہ ۱۸ جولائی۔ ۱۶ جولائی کی موسلادھار بارش کے بعد دو دن تک مطلع جزوی طور پر ابر آلود رہنے کے بعد گزشتہ رات سے مطلع صاف ہوگیا ہے۔ اور آج صبح سے ہی خوب دھوپ نکلی ہوئی ہے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اخلاق فاضلہ کا جو عظیم الشان نمونہ دکھایا اس کی نظیر نہیں پائی جاتی

آپ نے انتقام کا موقعہ اور قوت و طاقت رکھنے کے باوجود جانستاں دشمنوں کو معاف کر دیا

(۱) "ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ جب مکہ والوں نے آپ کو نکالا اور تیرہ برس تک ہر قسم کی تکلیفیں آپ کو پہنچاتے رہے، آپ کے صحابہ رضؓ کو سخت سے سخت تکلیفیں دیں جن کے تصور سے بھی دل کانپ جاتا ہے اس وقت جیسے صبر اور برداشت سے آپ نے کام لیا وہ ظاہر بات ہے لیکن جب خدا تعالیٰ کے حکم سے آپ نے ہجرت کی اور پھر فتح مکہ کا موقعہ ملا تو اس وقت ان تکالیف اور مصائب اور سختیوں کا خیال کر کے جو مکہ والوں نے تیرہ سال تک آپ پر اور آپ کی جماعت پر کی تھیں آپ کو حق پہنچتا تھا کہ قتل عام کر کے مکہ والوں کو تباہ کر دیتے اور اس قتل میں کوئی مخالف بھی آپ پر اعتراض نہیں کر سکتا تھا کیونکہ ان کی تکالیف کے لئے وہ واجب القتل ہو چکے تھے اس لئے اگر آپ میں قوت غضبی ہوتی تو وہ بڑا عجیب موقعہ انتقام کا تھا کہ وہ سب گرفتار ہو چکے تھے۔ مگر آپ نے کیا کیا۔ آپ نے ان سب کو چھوڑ دیا اور کہا لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ۔ یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے مکہ کے مصائب اور تکالیف کے نظارہ کو دیکھو کہ قوت و طاقت رکھتے ہوئے کس طرح پر اپنے جانستاں دشمنوں کو معاف کیا جاتا ہے۔ یہ ہے نمونہ آپ کے اخلاق فاضلہ کا جس کی نظیر دنیا میں پائی نہیں جاتی۔" (الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۲ء)

(۲) "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جس قدر اخلاق ثابت ہوئے ہیں وہ کسی اور نبی کے نہیں۔ کیونکہ اخلاق کے اظہار کے لئے جب تک موقعہ نہ ملے کوئی اخلاق اخلاق ثابت نہیں ہو سکتا .... غرض سب خُلق موقعہ سے وابستہ ہیں۔ اب سمجھنا چاہیئے کہ یہ کس قدر خدا کے فضل کی بات ہے کہ آپ کو تمام اخلاق کے اظہار کے موقعے ملے۔" (الحکم ۳۱ جولائی ۱۹۰۲ء)

کھیلوں کے میدان میں احمدیہ سکینڈری سکول کماسی کی شاندار فتح

سکول نے فٹ بال میں نیشنل چیمپین شپ کا خصوصی اعزاز حاصل کیا

سالٹ پانڈ (گھانا) ——— مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعت ہائے احمدیہ گھانا (مغربی افریقہ) بذریعہ تار اطلاع دیتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی، گھانا کے تمام سکولوں اور کالجوں کے فٹ بال ٹورنامنٹ میں شریک ہونے والی جملہ ٹیموں کو ہرا کر چیمپین قرار پایا ہے۔ اس طرح سکول ہذا نے نیشنل چیمپئن شپ کا خصوصی اعزاز حاصل کیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ گھانا میں مسلمانوں کے واحد سیکنڈری سکول کا یہ اعزاز خود اس ادارہ کے لئے، جماعت احمدیہ گھانا اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے مبارک کرے اور اسے بیش از بیش ترقیات کا پیش خیمہ بنائے آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹۔ جولائی ۱۹۶۲ء

ابتلاء — صبر اور دعا

(قسط نمبر ۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں :۔

"یہ ضروری ہے کہ ایک آدمی کی ایمانی کیفیتوں کے اظہار کے لئے اس پر ابتلا آویں اور وہ امتحان کی چکی میں پیسا جاوے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند
زیر آں گنج کرم بنہادہ اند

ابتلاؤں اور امتحانوں کا آنا ضروری ہے بغیر اس کے کشف حقائق نہیں ہوتا۔ یہودی قوم کے لئے یہ ابتلا جو مسیحؑ کی آمد تھا بہت ہی بڑا تھا۔ اور جب کبھی خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی مامور آتا ہے ضرور ہے کہ وہ ابتلاؤں کو لے کر آوے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی توریت میں مثیل موسیٰ والی موجود ہے۔ لیکن کیا کہنے والے نہیں کہتے کہ کیوں اللہ تعالیٰ نے پورا نام لے کر نہ بتایا اور سارا پتہ نہ دے دیا کہ وہ عبد اللہ کے گھر میں آمنہ کے پیٹ سے پیدا ہوگا اور اسمٰعیلی سلسلہ میں ہوگا، تیرے بھائیوں کا لفظ کیوں کہہ دیا؟ اصل بات یہ ہے کہ اگر ایسی ہی صراحت سے بتا دیا جاتا تو پھر ایمان ایمان نہ رہتا۔ دیکھو ایک شخص پہلی رات کا چاند دیکھ کر بتا دے تو وہ تیز نظر کہلا سکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی چودھویں کا چاند دیکھ کر کہہ دے کہ میں نے بھی چاند دیکھ لیا ہے تو کیا لوگ اس پر ہنسیں گے نہیں؟ یہی حال خدا تعالیٰ کے نبیوں اور رسولوں کی شناخت کے وقت ہوتا ہے۔ جو لوگ قرائن قویہ سے شناخت کر لیتے اور ایمان لے آتے ہیں وہ اوّل المومنین ٹھہرتے ہیں۔ ان کے مدارج اور مراتب بڑے ہوتے ہیں لیکن جب ان کا صدق آفتاب کی طرح کھل جاتا ہے اور ان کی ترقی کا دریا بہہ نکلتا ہے تو پھر ماننے والے عوام الناس کہلاتے ہیں۔

جب خدا تعالیٰ کا ہمیشہ سے ایک قانون سلسلہ نبوت کے متعلق چلا آتا ہے اور اس کے اپنے ماموروں کے ساتھ یہی سنت ہے تو میں اس سے الگ کیونکر ہو سکتا ہوں۔ پس اگر ان لوگوں کے دل میں بخل اور ضد نہیں تو میری بات سنیں اور میرے پیچھے ہو لیں پھر دیکھیں کہ کیا خدا تعالیٰ ان کو تاریکی میں چھوڑتا ہے یا نور کی طرف لے جاتا ہے؟ میں یقین رکھتا ہوں کہ جو صبر اور صدق دل سے میرے پیچھے آتا ہے وہ ہلاک نہ کیا جاوے گا۔ بلکہ وہ اسی زندگی سے حصہ لے گا جس کو کبھی فنا نہیں۔ اس قدر لوگ جو میرے ساتھ ہیں اور جو اب اس وقت موجود ہیں۔ کیا ان میں سے ایک بھی ہے جو یہ کہے کہ میں نے کوئی نشان نہیں دیکھا۔ ایک نہیں سینکڑوں نشان خدا تعالیٰ نے دکھائے ہیں مگر نشانات پر ایمان کا حصر کرنا یہ ٹھوکر کھانے کا موجب ہو جایا کرتا ہے جس کا دل صاف ہے اور خدا ترسی اس میں ہے اس کے سامنے دوبارہ آنے کے متعلق حضرت عیسیٰ ہی کا فیصلہ پیش کرتا ہوں۔ وہ مجھے سمجھا دے کہ یہودیوں کے سوال کے جواب میں (کہ مسیح سے پہلے ایلیاء کا آنا ضروری ہے) جو کچھ مسیحؑ نے کہا وہ صحیح ہے یا نہیں؟ یہودی تو اپنی کتاب پیش کرتے تھے کہ ملاکی نبی کے صحیفہ میں ایلیاء کا آنا لکھا ہے۔ مثیل ایلیاء کا ذکر نہیں۔ مسیحؑ یہ کہتے ہیں کہ آنے والا یہی یوحنا ہے چاہے تو قبول کرو۔ اب کسی منصف کے سامنے فیصلہ رکھو اور دیکھو کہ ڈگری کس کو دیتا ہے۔ وہ یقیناً یہودیوں کے حق میں فیصلہ دے گا۔ مگر ایک مومن جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور جانتا ہے کہ خدا کے فرستادہ کس طرح آتے ہیں۔ وہ یقین کرے گا کہ مسیحؑ نے جو کچھ کہا اور کیا وہی صحیح اور درست ہے۔ اب اس وقت وہی معاملہ ہے یا کچھ اور؟ اگر خدا کا خوف ہو تو پھر بدن کانپ جاوے یہ کہنے کی جرأت کرتے ہوئے کہ یہ دعوے جھوٹا ہے افسوس اور حسرت کی جگہ ہے کہ ان لوگوں میں اتنا بھی ایمان نہیں جتنا کہ اس شخص کا تھا جو فرعون کی قوم میں سے تھا۔ اور جس نے یہ کہا کہ اگر یہ کاذب ہے تو خود ہلاک ہو جائے گا۔ میری نسبت اگر تقویٰ سے کام لیا جاتا تو اتنا ہی کہہ دیتے اور دیکھتے کہ کیا خدا تعالیٰ میری تائیدیں اور نصرتیں کر رہا ہے یا میرے سلسلہ کو مٹا رہا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۰، ۳۱)

لہذا جماعت احمدیہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا کی رہنمائی کے لئے کھڑی کی گئی ہے ضرور ہے کہ اس پر ابتلاء آئیں۔ یہ ایک جنگ ہے جو تمام دنیا کی طاقتوں کے خلاف ہو رہی ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے لئے ابتلا کوئی انوکھی چیز نہیں ہیں۔ اور جماعت جانتی ہے کہ اس کا علاج صبر اور دعا ہی ہے اور جماعت جانتی ہے کہ صبر اور دعا ہی ہے۔ یہ پہلے بھی کامیابی حاصل کرتی رہی ہے اور آئندہ بھی کرے گی۔

اس سے پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"مومن کے لئے مصائب ہمیشہ نہیں رہتے اور نہ لمبے ہوتے ہیں بلکہ اس کے واسطے رحمت محبت اور لذت کا چشمہ جاری کیا جاتا ہے۔ عاشق لوگ عشق کے غلبہ کے وقتوں اور اس کے دردوں میں ہی لذت پاتے ہیں۔ یہ باتیں گو ایک خشک محض انسان کے لئے سمجھانی مشکل ہیں مگر جنہوں نے اس راہ میں قدم مارا ہے وہ ان کو خوب جانتے ہیں بلکہ ان کو تو معمولی آرام اور آسائش میں وہ چین اور لذت نہیں ہوتی جو دکھ کے اوقات میں ہوتی ہے۔

مثنوی رومی میں ایک حکایت ہے کہ ایک مرض ایسا ہے کہ اس میں جب تک اس کو مکے مارتے کوٹتے اور لتاڑتے رہتے ہیں تب تک وہ آرام میں رہتا ہے ورنہ تکلیف میں رہتا ہے سو یہی حال اہل اللہ کا ہے کہ جب تک ان کو مصائب و شدائد کے مشکلات آتے رہیں اور ان کو مار پڑتی رہے تب تک وہ خوش ہوتے ہیں اور لذت اٹھاتے ہیں ورنہ بے چین اور بے آرام رہتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۹۹۔ ۲۰۰)

اس سے پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"پس تم مومن ہونے کی حالت میں ابتلا کو برا نہ جانو اور برا وہی جانے گا جو مومن کامل نہیں ہے۔ قرآن شریف فرماتا ہے کہ

ولنبلونکم بشیءٍ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم کبھی تم کو مال سے یا جان سے یا اولاد یا کھیتوں وغیرہ کے نقصان سے آزمایا کریں گے مگر جو ایسے وقتوں میں صبر کرتے اور شاکر رہتے ہیں تو ان لوگوں کو بشارت دو کہ ان کے واسطے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کشادہ اور ان پر خدا کی برکتیں ہوں گی جو ایسے وقتوں میں کہتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون یعنی ہم اور ہماری متعلق کل اشیاء یہ سب خدا ہی کی طرف سے ہیں۔ اور پھر آخرکار ان کا لوٹنا خدا ہی کی طرف ہے۔ کسی قسم کے نقصان کا غم ان کے دل کو نہیں کھاتا اور وہ لوگ مقام رضا میں بود و باش رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ صابر ہوتے ہیں اور صابروں کے واسطے خدا تعالیٰ نے بے حساب اجر رکھے ہوئے ہیں۔

مہتدون سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے منشاء کو پا لیا اور اس کے مطابق عملدرآمد کرنے لگ گئے۔ ایسے ہی لوگ تو ولی ہوتے ہیں۔ انہیں کو تو لوگ قطب کہتے ہیں۔ یہی تو غوث کہلاتے ہیں پس تم کوشش کرو کہ تم بھی ان مدارج عالیہ کو حاصل کرنے کے قابل ہو سکو۔

خدا تعالیٰ نے تو انسان سے نہایت تنزل کے رنگ میں دوستانہ برتاؤ کیا ہے۔ دوستانہ تعلق کیا ہوتا ہے یہی کہ کبھی ایک دوست دوسرے دوست کی بات مان لیتا ہے اور کبھی دوسرے سے اپنی بات منوانا چاہتا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ بھی ایسا ہی کرتا ہے۔ چنانچہ ادعونی استجب لکم اور اذا سالک عبادی عنی فانی قریب۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان الایۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ انسان کی بات کو مان لیتا ہے اور اس کی دعا کو قبول فرماتا ہے اور دوسری فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی۔ الایۃ اور ولنبلونکم آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی بات منوانا چاہتا ہے۔

بعض لوگ اللہ تعالیٰ پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ ہماری دعا کو قبول نہیں کرتا۔ یا اولیاء لوگوں پر طعن کرتے ہیں کہ ان کی فلاں دعا قبول نہیں ہوئی۔ اصل میں وہ نادان اس قانون الٰہی سے ناآشنا محض ہوتے ہیں۔ جس انسان کو خدا سے ایسا معاملہ پڑا ہوگا وہ خوب اس قاعدہ سے آگاہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ماننے کے اور منوانے کے دو نمونے پیش کئے ہیں۔ انہی کو ماننا ایمان ہے۔ تم ایسے نہ بنو کہ ایک ہی پہلو پر زور دو ایسا نہ ہو کہ تم خدا کی مخالفت کر کے اس کے مقررہ قانون کو توڑنے کی کوشش کرنے والے بنو۔"

(ایضاً صفحہ ۱۹۸۔ ۱۹۹)

الغرض ابتلا کے وقت مومن کا ہتھیار صبر اور دعا ہی ہوتی ہے۔ اور یہ اتنا کاری ہتھیار ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت بلکہ دنیا کی تمام طاقتیں مل کر بھی اس کے سامنے ہیچ ہو جاتی ہیں۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف آپ کے خاندان کے ہی کتنے جابر اور متمول اور صاحبان طاقت لوگ کھڑے ہوئے تھے۔ ابولہب اور ابوجہل کے نام تو اب بھی لوگوں کو معلوم ہیں۔ ان میں سے ہر شخص ایسا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جماعت کو مل میں نیست و نابود کر دیتا مگر ان کے ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے باوجود وہ ایک بال بھی بیکا نہ کر سکے اور آخر جس کو وہ تشکار بنانا چاہتے تھے اسی کا شکار ہو گئے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کے پاس ان کے مقابلہ میں کوئی دنیوی طاقت نہیں تھی صرف صبر اور دعا ہی ان کی بڑی طاقت تھی اور یہی طاقت آج جماعت احمدیہ کو ملی ہے *

ماضی کے خزانے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللّٰہ عمرہٗ کا عظیم الشان مطہر وجود

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ایک قدیم صحابی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک جلیل القدر بزرگ کی شہادت

حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رقم فرمودہ ایک اہم مضمون

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم صحابی اور سلسلہ احمدیہ کے ایک جلیل القدر بزرگ حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ نے آج سے چھبیس ۲۶ برس قبل ایک اہم مضمون رقم فرمایا تھا۔ جو افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

آفتاب اپنے وجود اور اپنی نورانیت کے ثبوت کے لئے کسی شہادت کا محتاج نہیں، آفتاب آمد دلیل آفتاب۔ لیکن میں ثواب کی نیت سے چند سطور حوالہ قلم کرتا ہوں۔

چالیس سال سے حضرت امیر المومنین کے قدموں میں

یہ خاکسار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو ۱۸۹۷ء سے جبکہ آپ کی عمر ۸ سال کی تھی جانتا ہے۔ میں پہلے قادیان دارالامان میں ۵ مارچ ۱۸۹۷ء کو اُس عید کے روز آیا جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام میں ہے

ستعرف یوم العید
والعید اقرب۔

اس کے بعد میں کثرت سے قادیان آتا رہا اور موسمی چھٹیاں قادیان میں ہی گزارتا رہا۔ اور ۱۸۹۸ء میں چھ ماہ اکٹھے قادیان میں رہا۔ پھر مئی ۱۸۹۹ء سے خدا تعالیٰ کے فضل نے خاکسار کے لئے قادیان میں مستقل رہائش کا انتظام کر دیا۔ اس طرح میں قریباً ۴۰ سال سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے قدموں میں رہتا ہوں۔ اور اس لمبے عرصہ میں میری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ معمولی واقفیت نہیں رہی۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل نے مجھے ایسا موقعہ دیا۔ کہ اس وقت سے لیکر جبکہ آپ کی عمر دس سال کی تھی۔ اس وقت تک جبکہ حضور ۲۶ سال کی عمر میں مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے۔ بندہ قریباً روزانہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوتا اور گھنٹوں آپ کے پاس رہتا۔

زمانۂ تعلیم کے سولہ سال

مئی ۱۸۹۹ء میں مدرسہ تعلیم الاسلام کا چارج لینے کے بعد جلدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے ماتحت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت جبکہ آپ کی عمر ۱۰ سال کی تھی۔ بندہ کے پاس انگریزی پڑھنی شروع کی۔ پہلے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مکان میں جو دار المسیح الموعود کے متصل اس جگہ واقعہ تھا جہاں آجکل نواب صاحب کا مکان ہے۔ رہتا تھا۔ جب تک میں اس مکان میں رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اس مکان میں پڑھنے کے لئے تشریف لاتے تھے۔ اس کے بعد میں خود حضور کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا۔ اور یہ خدمت بندہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے آخری دس سال برابر ادا کرتا رہا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد بھی یہ سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی ۶ سالہ خلافت میں بھی جاری رہا۔ میں اس ۱۶ سال کے لمبے عرصہ میں حضور کی خدمت میں دن کے وقتوں میں بھی حاضر ہوتا اور رات کی گھڑیوں میں بھی اور بعض اوقات گھنٹوں حضور کی خدمت میں حاضر رہتا۔ اور علاوہ پڑھائی کے دوسرے متفرق امور اور بعض مسائل پر گفتگو کا سلسلہ جاری رہتا۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ جس قدر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بندہ کو تنہائی کی گھڑیوں میں حضور کی صحبت سے بہرہ ور ہونے کا شرف عطا فرمایا۔ اتنا موقعہ حضور کے خاندان کے سوا اور کسی کو حاصل نہیں ہوا۔

نہایت بے تکلفانہ سلوک

آپ کا سلوک بندہ کے ساتھ نہایت بے تکلفانہ تھا۔ کیونکہ میں حضور کے پاس ایک خادم کی حیثیت سے جاتا۔ جو لوگ میرے پاس پڑھتے رہے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ جس چیز کو رُعب کہتے ہیں۔ میں قدرتی طور پر اس سے ناآشنا ہوں۔ اور میں کبھی تکلف سے بھی اس صفت کو اپنے اندر پیدا نہیں کر سکا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ تھا۔ کہ میرے پاس پڑھنے والوں کے دلوں میں کبھی یہ احساس نہیں ہوا کہ وہ ایک استاد کے پاس بیٹھے ہیں۔ سوائے اس کے کہ کوئی ان میں سے تکلف کے ساتھ اپنے اندر یہ احساس پیدا کرنے کی کوشش کرتا۔ وہ ہمیشہ میرے ساتھ نہایت بے تکلف رہتے۔ اور آزادی سے ہر طرح کی گفتگو کر لیتے۔ اسی طرح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بھی بندہ کے ساتھ نہایت بے تکلف تھے۔ اور ہر قسم کے خیالات کا اظہار بندہ کے پاس آزادی سے کر لیتے تھے۔

مدرسہ میں تعلیم کا زمانہ

اس نادر اور خاص موقعہ کے علاوہ جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ دوسرا موقعہ مجھے حضور سے کثرت سے ملنے کا مدرسہ میں حاصل رہا۔ میں تعلیم الاسلام کا ہیڈ ماسٹر تھا۔ اور آپ اس مدرسہ میں تعلیم پاتے تھے۔ آپ نے انٹرنس تک اس مدرسہ میں تعلیم پائی۔ اور انگریزی مدرسہ میں بھی آپ میرے پاس ہی پڑھتے رہے۔ اس طرح کئی سال تک بندہ کو مدرسہ میں بھی کثرت سے حضور سے ملنے اور حضور کے حالات کا قریب سے مشاہدہ کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔

گہری واقفیت حاصل کرنے کا ایک اور موقعہ

پھر تیسرا موقعہ مجھے حضور سے کثرت سے ملنے اور حضور کو کثرت سے دیکھنے کا یہ حاصل تھا کہ میں قادیان دارالامان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں اور حضور کے قرب میں رہا۔ اور اس طرح علاوہ ان وقتوں کے جبکہ میں حضور کے مکان پر آپ کی خدمت میں حاضر رہتا اور علاوہ مدرسہ کے اوقات کے بندہ کو دوسرے وقتوں میں بھی حضور کو کثرت سے دیکھنے اور بار بار حضور سے ملاقات کا موقعہ ملتا رہتا۔ مجھے وہ مبارک گھڑیاں اب بھی یاد ہیں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مغرب اور عشاء کے درمیان مسجد مبارک کی چھت پر اپنے خدام کے حلقہ میں شاہ نشین پر تشریف رکھتے۔ آپ کے دائیں حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے ہوتے۔ اور بائیں طرف بعض دیگر دوست بیٹھ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُر نور مجلس میں فیض اور راحت حاصل کرتے۔ اور حضور کے سامنے حضور کے خدام کا ایک مجمع حضور کے دیدار اور حضور کے کلام سے سرور حاصل کر رہا ہوتا۔ اس وقت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے بچپن کے زمانہ میں تشریف لاتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہایت محبت کے ساتھ اپنے پاس شاہ نشین پر اپنی دائیں طرف بٹھاتے۔

تیسری قسم کا موقعہ مجھے مارچ ۱۸۹۷ء سے حاصل ہوا۔ جبکہ میں نے کثرت سے قادیان دارالامان میں آنا شروع کیا اور موسمی رخصتیں ساری کی ساری قادیان میں ہی گزارتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ پس بندہ کو اللہ تعالیٰ نے حضور سے گہری واقفیت حاصل کرنے کا ایک لمبے عرصہ تک موقعہ عطا فرمایا۔ جس کا سلسلہ پیچھے کی طرف مارچ ۱۸۹۷ء تک چلتا ہے۔

حیرت انگیز ترقی

گویا حضور کا سارا بڑھنا اور پھولنا اور بار برگ دار ہونا میری آنکھوں کے سامنے ہوا۔ آپ ایک نازک پتیوں والے چھوٹے پودے کی طرح تھے۔ جبکہ میں نے پہلی دفعہ حضور کو دیکھا اور یہ پودا میرے دیکھتے دیکھتے جلد جلد بڑھا۔ اور پھول اور پھل لایا۔ اور وہ حیرت انگیز ترقی کی۔ جس کو دیکھ کر آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ اور انسان کی عقل خیرہ ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی قابل انشاء پرداز ہوتا تو وہ شاید اس حیرت انگیز ترقی کا نقشہ کھینچنے کی کچھ کوشش کرتا۔ لیکن میں تو اس سے زیادہ نہیں کر سکتا کہ اس بات کی شہادت دوں۔ کہ جو کچھ خدا تعالیٰ کے پاک کلام میں آپ کی نسبت پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ اس کو میں نے اپنی آنکھوں سے لفظ بلفظ پورا ہوتے دیکھ لیا۔

مجھے اپنی زبان کی کمزوری اور قلم کی ناتوانی پر افسوس آتا ہے جو صحیح نقشہ ناظرین کے سامنے پیش کرنے سے عاجز ہیں۔ لیکن

میں اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں کچھ بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔ وھو الموفق۔

بچپن کی ایک بات

میں نے بچپن سے ہی حضور میں سوائے اوصاف حمیدہ اور خصائل محمودہ کے کچھ نہیں دیکھا۔ ابتداء میں ہی آپ میں نیکی کے انوار اور تقوے کے آثار پائے جاتے تھے۔ جو آپ کی عمر کے بڑھنے کے ساتھ اور زیادہ نمایاں ہوتے گئے۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص میرے اس بیان کو خوش اعتقادی پر محمول کرے۔ اس لئے میں آپ کی بچپن کی ایک بات کا ذکر کرتا ہوں جس سے ناظرین خود حقیقت کا کچھ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ آپ کو بچپن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ہدایت فرمائی تھی کہ کسی کے ہاتھ سے کوئی کھانے پینے کی چیز نہ لینا۔ یہ ایک ہدایت تھی جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بچہ کو دی۔ اب دیکھئے کہ وہ خورد سال بچہ حضرت اقدس کی اس ہدایت کی کس طرح تعمیل کرتا ہے میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ ابتداء میں حضور بندہ کے مکان پر پڑھنے کے لئے تشریف لاتے تھے اور وہ مکان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی مکان تھا۔ جو حضور کے رہائشی مکان کے بالکل متصل بلکہ حضور کے گھر کے ساتھ ملحق تھا۔ ہم غالباً ۳ سال اس مکان میں رہے۔ اور اس تمام عرصہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بندہ کے پاس پڑھنے کے لئے تشریف لاتے اور جب کبھی آپ کو پیاس لگتی تو آپ اُٹھ کر اپنے گھر تشریف لے جاتے اور اپنے گھر سے پانی پی کر پھر واپس تشریف لاتے۔ خواہ کیسا ہی مصفا پانی کیسے ہی صاف ستھرے برتن میں بھی آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا آپ اسے نہ پیتے۔ صرف اس لئے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے آپ کو ہدایت تھی کہ کسی کے ہاتھ سے کوئی کھانے پینے کی چیز نہ لینا۔

اب بظاہر تو یہ ایک چھوٹی سی بات معلوم ہوتی ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ ایک چھوٹا سا آئینہ ہے جس میں حضور کی اس وقت کی شکل صحیح رنگ میں نظر آ سکتی ہے۔ اول دیکھئے کہ حضور اس بچپن کے زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کیسی کامل اطاعت کرتے اور کبھی بھی اس کی خلاف ورزی نہ کرتے دوسرے دیکھئے کہ وہ اس اطاعت میں کس درجہ کی احتیاط سے کام لیتے۔ بظاہر حضرت اقدس نے فرمایا کہ کسی کے ہاتھ سے کھانے پینے چیز نہ لینا۔ تو حضرت اقدس کی مراد ایسی چیزوں سے تھی جو لوگ بچوں کو اپنی محبت اور پیار کے اظہار کے لئے دیتے ہیں جہاں میں سمجھتا ہوں یہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ کسی کے برتن سے پانی بھی نہ پینا مگر آپ کی احتیاط اس درجہ کی تھی کہ آپ اپنے گھر کے سوا قادیان میں کسی اور گھر سے کسی گھڑے یا صراحی سے پانی لے کر پینا بھی حضرت اقدس علیہ السلام کے حکم کی خلاف ورزی ہی سمجھتے تھے۔ یہی وہ درجہ کی احتیاط ہے جسے دوسرے لفظوں میں تقویٰ کہتے ہیں۔ پس آپ کے اسی عمل سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ بچپن میں ہی اطاعت اور تقوے کی باریک راہوں پر گامزن تھے اور یہی بیج تھا جو آپ کی عمر کے ساتھ ساتھ ترقی کرتا گیا۔ اور زیادہ واضح اور زیادہ نمایاں شکل میں کمال آخری مرتبہ تک پہنچ گیا۔ یہ پانی کا واقعہ ایک دفعہ نہیں بلکہ کئی دفعہ ہوا۔ اور حضور ہمیشہ اطاعت کے اعلیٰ پر مضبوطی سے قائم رہے ممکن ہے کہ کوئی شخص یہ خیال کرے کہ شائد حجاب کی وجہ سے آپ ہمارے گھر سے پانی پینے سے اجتناب فرماتے مگر ایسا نہیں تھا۔ آپ بے تکلفی سے ہمارے گھر میں رہتے اور حضور کی خوش خلقی اور خوش طبعی کی باتیں اس وقت تک بندہ کے گھر سے نہایت محبت کے ساتھ یاد کرتی ہیں۔ اور جب حضور کے منصب خلافت پر سرفراز ہونے کے بعد بندہ کے گھر سے بیعت کے لئے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نے اس وقت کے بچپن کے واقعات ان کو یاد دلائے۔ کیونکہ حضور کا حافظہ بہت مضبوط ہے۔

ایک اور واقعہ

حضور کے بچپن کے زمانہ کا ایک اور واقعہ ذکر کرتا ہوں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کی کس قدر دلداری فرماتے۔ ایک دفعہ حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم حضور کے نانا جان حضور پر اس لئے بہت ناراض ہوئے۔ کہ آپ کا خط اچھا نہیں ہے۔ آپ خوشخطی کی مشق نہیں کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دیکھ کر کہ حضرت میر صاحب کی اظہار ناراضگی سے آپ آزردہ خاطر ہیں۔ چند سطریں ایک کاغذ پر اپنے قلم سے خوشخط لکھ کر آپ کو دیں۔ کہ وہی عبارت آپ اپنے قلم سے نقل کریں۔ چنانچہ آپ نے اسی کاغذ پر حضرت اقدس کی لکھی ہوئی تحریر کو نقل کیا۔ اور حضرت اقدس علیہ السلام جب نماز کے لئے مسجد مبارک میں تشریف لائے تو وہ کاغذ اپنے ہاتھ میں لیتے آئے اور مسجد میں آکر غالباً حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کو دکھا کر فرمایا۔ کہ میر صاحب محمود پر ناراض ہو رہے تھے کہ تمہارا خط اچھا نہیں۔ میں نے تو اس سے لکھوا کر دیکھا ہے۔ اس کا خط تو قریباً قریباً ایسا ہی ہے جیسا کہ میرا ہے۔ میں نے بھی وہ کاغذ دیکھا۔ حضور کی تحریر حضرت اقدس علیہ السلام کی تحریر سے بہت ملتی جلتی تھی۔ حضور نے اس کو نقل کرتے ہوئے قریباً قریباً ایسا ہی لکھ کر دکھا دیا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا تھا۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تجویز اس لئے اختیار کی۔ تا حضرت میر صاحب آپ پر اظہار ناراضگی نہ فرمائیں۔ اور اس طرح آپ کا دل آزردہ نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے دلداری

ایک اور واقعہ لکھتا ہوں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کی خاص دلداری فرماتے۔ اور حضور علیہ السلام اس بات کو برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ آپ ذرا بھی آزردہ خاطر ہوں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا بھی بچپن میں ہی آپ کے ساتھ خاص معاملہ تھا۔ اور آپ نے خدا تعالیٰ کی خاص نظر شفقت کے نیچے ایک لاڈلے بچہ کی طرح پرورش فرمائی۔ جب حضور مڈل کے امتحان کے لئے بٹالہ جانے والے تھے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا ولیحمله رجل۔ چنانچہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس الہام کی تعمیل میں اپنے ایک غلام کو ارشاد فرمایا۔ کہ وہ حضور کے ساتھ بٹالہ جائے اور وہ امتحان کے ایام میں مضامین کی تیاری میں کچھ نہ کچھ امداد دیتا رہے۔

ان دو واقعات سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وہ مخالف جو ایک طرف تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کے مدعی ہیں۔ دوسری طرف حضرت اقدس کے لختِ جگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات پر۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے دوسرے افراد پر ناپاک حملے کر کے حضور کے دل کو مجروح کر رہے ہیں۔ اگر چاہیں۔ تو سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ پاک رُوح جو حضور کے دل کی ذرا سی تکلیف کو برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ ان لوگوں کے دل کو پاش پاش کرنے والے حملوں سے کس قدر بے تاب ہوگی۔ اور وہ غیور خدا جس کی کنارِ عاطفت میں حضور نے پرورش پائی۔ ان ظالم حملہ آوروں کے ناپاک حملوں کو دیکھ کر کیسا غضب ناک ہوگا۔

(باقی)

محمد نگر لاہور میں ایک تربیتی اجلاس

اور حضور کی صحت یابی کے لئے صدقہ

۲۱ر جون بروز اتوار مسجد احمدیہ محمد نگر میو روڈ لاہور میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ چوہدری محمود احمد صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور ترجمہ بھی پیش کیا۔ ملک مبشر احمد اور خواجہ محمد صدیق نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ ان کے بعد ملک برکت علی صاحب نے الانفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر تقریر کی اور اس کی موجودہ زمانہ میں خاص ضرورت اور اہمیت کا ذکر کیا۔ میر ظفر اقبال صاحب نے حضرت مصلح موعود کی کتاب منہاج الطالبین سے وہ اقتباس پڑھ کر سنایا جو ایک مومن کی خوبیوں پر مشتمل ہے۔ خواجہ محمد اکرم صاحب نے "اولاد کے فرائض والدین کے متعلق" مفصل طور پر بیان کئے اور خاکسار نے "تربیت اولاد" کے موضوع پر تقریر کی، اس کے بعد حضور کی صحت کے لئے دعا کی گئی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

۲۶ر جون بروز جمعہ صبح کی نماز میں حضور کی صحت کے لئے اجتماعی دعا کی گئی اور نماز کے بعد ایک بکرا صدقہ دیا گیا اور گوشت غربا میں تقسیم کیا گیا۔

دعا ہے خداوند کریم ہماری عاجزانہ دعاؤں اور حقیر صدقہ کو قبول فرمائے اور حضور کو صحت والی۔ کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار ملک فضل کریم خان صدر حلقہ محمد نگر میو روڈ لاہور)

ٹاؤن کمیٹی ربوہ کا سال ۶۵-۱۹۶۴ء کا مجوزہ بجٹ

۸۹,۹۰۰/- روپے کی مجوزہ آمد کے بالمقابل ۱,۰۶,۳۳۰/- روپے کے اخراجات

واٹر سپلائی سکیم کے علاوہ دیگر رفاہی کاموں پر ۷۲ ہزار روپے خرچ کرنے کی تجویز

ربوہ ـــــ ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے اپنے اجلاس خاص منعقدہ مورخہ ۱۷ جون ۱۹۶۴ء میں ۶۵-۱۹۶۴ء کا مجوزہ بجٹ بقدر ۱,۹۲,۴۷۵/- روپے آمد و خرچ پاس کرکے افسران بالا کے پاس برائے منظوری بھجوایا ہے۔ اس میں اصل مجوزہ آمد ۸۹,۹۰۰/- روپے دکھائی گئی ہے۔ جس کے بالمقابل اصل مجوزہ اخراجات ۱,۰۶,۳۳۰/- روپے ہیں۔ یہ خسارہ سال گزشتہ کی بچت ۳۴,۵۷۵ روپے میں سے پورا کیا جائے گا۔ واٹر سپلائی کی سکیم کے سلسلہ میں امسال ۶۸ ہزار روپے کے اخراجات تجویز کئے گئے ہیں۔ یہ رقم بصورت قرضہ حاصل کی جائے گی۔ اس کو شامل کرکے بجٹ میں آمد کی مجموعی رقم ۱,۹۲,۴۷۵/- بن جاتی ہے۔ جس کے بالمقابل قریب قریب اسی قدر اخراجات رکھے گئے ہیں۔

رفاہی کاموں کی تفصیل

مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے ایک ملاقات میں عملہ وغیرہ کے اخراجات کے علاوہ رفاہی کاموں کے مجوزہ اخراجات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بتایا کہ:۔

۱۔ شجر کاری:۔ ۶۵-۱۹۶۴ء میں محلہ دارالرحمت غربی کے ٹیوب ویل کے ذریعہ پورے محلہ دارالرحمت میں درخت لگانے اور پارکس وغیرہ بنانے کا کام شروع کیا جائے گا۔ جس کے لئے بجلی، عملہ، بیلدار اور سائر اخراجات کے لئے ۷,۱۴۰/- روپے کی رقم مخصوص کی گئی ہے۔

۲۔ سٹریٹ لائٹ:۔ سڑکوں وغیرہ پر روشنی کے انتظام کے لئے ۹ ہزار روپے کے اخراجات تجویز کئے گئے ہیں۔ ٹیوب ویل کی بجلی کی مجوزہ رقم کو ملا کر یہ کل رقم بارہ ہزار ہو جاتی ہے۔

۳۔ تعلیم:۔ پرائمری سیکشن تعلیم الاسلام ہائی سکول و نصرت گرلز ہائی سکول کے لئے ۵,۰۰۰/- روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ اور سائر اخراجات گورنمنٹ پرائمری سکول کے لئے ۴۰۰/- روپے مخصوص کئے گئے ہیں۔ اسی طرح ۲۰۰/- روپے کی رقم وظائف کیلئے مخصوص کی گئی ہے۔

۴۔ پبلک ہیلتھ:۔ صحت عامہ سے متعلق کاموں پر ۲,۱۶۴۰/- روپے خرچ کئے جائیں گے۔ عملہ صفائی کے اخراجات کے علاوہ بعض اخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(۱) تعمیر ڈسٹ بن = ۰۰ ـــ ۱,۰۰۰ روپے۔ (۲) پبلک لیٹرینز = ۰۰ ـــ ۱,۰۰۰ روپے

(۳) تعمیر نالیاں = ۰۰ ـــ ۱,۰۰۰ " (۴) وبائی امراض کی روک تھام و میڈیکل ایڈ عملہ کمیٹی } ۰۰ ـــ ۱۹۸۰ "

۵۔ واٹر سپلائی سکیم:۔ اس سکیم کے لئے ۶۴-۱۹۶۳ء میں ٹاؤن کمیٹی نے صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ سے مبلغ ۶۸,۰۰۰/- روپے قرض لے کر متعلقہ محکمہ کے پاس جمع کرا دیا ہے اور اسی قدر رقم گورنمنٹ نے اس سکیم کیلئے فراہم کی ہے۔ اب یہ کام متعلقہ محکمہ انشاء اللہ جلد شروع کر دیگا۔

سال ۶۵-۱۹۶۴ء میں بھی ایک لاکھ چھتیس ہزار روپیہ اس کام پر خرچ ہوگا۔ اس رقم میں سے نصف گورنمنٹ کی طرف سے دیا جائے گا اور نصف ٹاؤن کمیٹی فراہم کرے گی۔ چونکہ کمیٹی اپنی فنانشل پوزیشن کی بناء پر اس قدر رقم اپنے فنڈ میں سے ادا نہیں کر سکتی۔ اس لئے سال ۶۵-۱۹۶۴ء میں یہ رقم فراہم کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ سے استقرار قرض کی درخواست کی جائے گی۔

اس طرح اس سال کے آخر تک اس سکیم پر دو لاکھ بہتر ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔

۶۔ سڑکیں:۔ ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے اس سال عوام کی سہولت کے پیش نظر سڑکوں کیلئے ایک بہت بڑی رقم منظور کی ہے۔ جو کمیٹی کی اصل آمد کے ۲۵ فی صد سے بھی زیادہ ہے۔ یعنی امسال سڑکوں پر ۲۵,۰۰۰/- روپے خرچ کئے جانے کی تجویز ہے۔ اس طرح واٹر سپلائی سکیم کے علاوہ دیگر رفاہی کاموں پر ۷۲,۰۸۰/- روپے خرچ کئے جائیں گے۔

مجوزہ بجٹ میں آمد و خرچ کی تفصیل

آمد	رقم	اخراجات	رقم
اصل مجوزہ آمد	۸۹,۹۰۰.۰۰ روپے	مجوزہ اخراجات	۱,۰۶,۳۳۰.۰۰ روپے
مشروط آمد بذریعہ حصول قرضہ برائے واٹر سپلائی	۶۸,۰۰۰.۰۰ "	مشروط اخراجات واٹر سپلائی	۶۸,۰۰۰.۰۰ "
گزشتہ سال کا بقایا	۳۴,۵۷۵.۰۰ "	اختتام سال پر بچت	۱۸,۱۴۵.۰۰ "
	۱,۹۲,۴۷۵.۰۰ روپے		۱,۹۲,۴۷۵.۰۰ روپے

ضروری تحریک

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احباب جماعت کے تعاون سے فضل عمر ہسپتال میں غریب و نادار مریضان کا علاج مفت ہو رہا ہے اور دوست اس غرض کے لئے صدقات کی رقوم بھجواتے رہتے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اس سلسلہ میں خاکسار ایک ضروری گذارش یہ کرنا چاہتا ہے کہ نادار مریضان کے علاج کے اخراجات کچھ عرصہ سے بہت بڑھ گئے ہیں صرف تپ دق (T.B) کے ہی اتنے مریض ہیں کہ اُن پر تپ دق کی خاص ادویہ کا خرچ تقریباً چالیس روپے یومیہ ہو رہا ہے۔ ان مریضوں کا علاج بیچ میں چھوڑ دینا ان کے لئے مہلک ہو سکتا ہے ادھر اس علاج کے اخراجات بہت ہیں اور ان کو صرف اسی صورت میں پورا کیا جا سکتا ہے کہ احباب جماعت نہ صرف پہلے کی طرح تعاون فرماتے ہوئے صدقات کی رقوم بھجواتے رہیں بلکہ کوشش کرکے پہلے سے زیادہ رقوم بھجوائیں اور جن دوستوں کو ابھی تک اس طرف توجہ نہیں ہوئی وہ صدقات دیتے وقت اپنے غریب اور نادار بھائیوں کے علاج کا خیال کرتے ہوئے صدقات کی رقوم فضل عمر ہسپتال میں نادار مریضان کے علاج کے لئے ارسال فرماویں تا یہ صدقہ جاریہ جو احباب جماعت کے تعاون اور اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت سے کئی سال سے جاری ہے آئندہ بھی جاری رہ سکے۔ آمین۔ والسلام

خاکسار مرزا منور احمد

چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

جماعت احمدیہ لائل پور کی اہم تربیتی مساعی

جماعت احمدیہ لائل پور کی مساعی بابت ماہ اپریل ۱۹۶۴ء کی رپورٹ شکریہ کے ساتھ درج ذیل کی جاتی ہے دیگر جماعتوں کے امراء و عہدیداران صاحبان کو بھی چاہیئے کہ وہ بھی اسی قسم کی ماہوار رپورٹیں نظارت ہذا کو بھجوایا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

۱۔ ۱۳ میں سے ۱۳ حلقہ جات میں ماہانہ تربیتی اجلاسات منعقد کئے گئے اور ہر حلقہ میں نماز باجماعت کا انتظام ہے۔

۲۔ ۸۰۹ عدد ٹریکٹ وغیرہ لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

۳۔ ۳۷ افراد کو زبانی حق کی دعوت دی گئی۔

۴۔ لائبریریوں سے ۱۳۹ کتب جاری کی ہوئیں جن میں سے ۳۰ غیر احمدی احباب کے نام جاری ہوئیں۔ ۲۵۸ افراد نے دارالمطالعہ سے استفادہ کیا ۳۰ افراد نے (غیر از جماعت) سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کیا۔

۵۔ ۵۸ بیماروں کی تیمارداری ۳۰۰ افراد کی طبی امداد اور ۵۱ افراد کی مالی امداد کی گئی۔ ۳۵ ٹیکہ جات لگائے گئے۔ خاکسار

(امیر جماعت جماعت احمدیہ لائل پور)

حضرت امیر المومنین کی صحت کے لئے دُعا اور صدقہ

جماعت احمدیہ چنیوٹ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور شفایابی کے لئے مورخہ ۲۵ جون بروز جمعرات بعد نماز مغرب اجتماعی دعا کی گئی اور بعض دوستوں نے روزے بھی رکھے۔ اسی طرح بعد نماز جمعہ دوبارہ اجتماعی دعا کرائی گئی۔ اور اگلے دن ایک بکرا بھی جماعت کی طرف سے صدقہ دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین۔

(خاکسار محمد عمر بشیر احمد۔ صدر جماعت احمدیہ چنیوٹ)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دو بچوں کے بعد تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ عالیہ اور احباب کرام سے بچے کی درازیٔ عمر، نیک بختی اور خادم دین بننے کی دعا فرماویں۔ نومولود کا نام "عدنان احمد احسن" رکھا گیا ہے۔ (احسن اسمٰعیل صدیقی۔ لائبریرین۔ ایم بی ہائی سکول۔ گوجرہ)

مراسلہ

"الاعتصام" کا اعتراض

مکرمی ایڈیٹر صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

"الاعتصام" کے اعتراض پر تبصرہ نظر سے گذرا۔ احمد بہت خوب تعاقب فرمایا گیا ہے۔ جزاکمُ اللہ تعالےٰ۔

"رضی اللہ عنہ" مولانا احمد رضا خاں صاحب جنہیں اُن کے متبع امام اہلِ سنت سمجھتے ہیں ان کی ہر تصنیف پر درج ہے۔ مندرجہ ذیل میرے پاس موجود ہیں۔

(۱) وصایا شریف میں تین بار مولانا کو رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔

(۲) "الملفوظ" حصہ اوّل ملفوظات حضور پُرنور اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، شائع کردہ نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور۔

(۳) "الملفوظ" حصہ دوم ملفوظات حضور پُرنور اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

(۴) "الملفوظ" حصہ سوم پر بھی حصہ دوم کے الفاظ لکھے ہیں۔

منبہ المنیہ:۔ بوصول الحبیب الی العرش والرویہ۔ مصنفہ حضور پُرنور مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ناشر نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب

رسالہ وصایا شریف میں مولانا احمد رضا خاں کو تین دفعہ رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔ اس پر الاعتصام کو کیوں اشتعال نہیں آتا معلوم ہوا صرف احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی مقصود ہے۔

شیعہ اپنے بارہ اماموں میں سے ہر ایک کے نام کے ساتھ علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں جو عموماً نبیوں کے لئے لکھا جاتا ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی جن کے متعلق عہد شاہجہانی کی مستند تاریخ کتاب بادشاہ نامہ میں لکھا ہے۔

شیخ عبدالحق دہلوی مجمع فضائل صوری ومعنویست۔

یہ بزرگ اپنی کتاب اخبار الاخیار صفحہ ۲۱ پر حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"وہر جاکہ وے رضی اللہ عنہ کلام کردہ بزبان نبوت کلام کردہ است" ترجمہ۔ اور جہاں کہیں انہوں نے (رضی اللہ عنہ) کلام فرمایا ہے نبوت کی زبان سے کلام فرمایا ہے۔"

یہ بزرگ صحابہ کرام سے تقریباً چھ صد سال بعد ہوئے ہیں۔ وفات ۵۶۱ھ ہجری۔

خاکسار:۔ مبارک احمد خان امین آباد۔ ضلع گوجرانوالہ)

جماعت احمدیہ چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کا آٹھواں سالانہ جلسہ

مورخہ ۱۲/۶/۶۴ بروز اتوار زیر صدارت مولوی محمد اشرف صاحب ممتاز مربی ضلع گوجرانوالہ جلسہ منعقد ہوا۔ سید احمد علی شاہ صاحب۔ گیانی واحد حسین صاحب۔ مولوی احمد خاں صاحب نسیم نے جلسہ میں شرکت فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم ملک محمد شریف صاحب صدر جماعت احمدیہ پیرکوٹ ثانی نے فرمائی۔ اور مولوی محمد اشرف صاحب ممتاز نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھکر سنائی۔ جلسہ میں غیر از جماعت دوست کافی شریک تھے۔ قیام وطعام کا انتظام بھی تھا۔

(حکیم عبدالعزیز۔ صدر جماعت احمدیہ چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صحت کے لئے صدقہ

جماعت احمدیہ موضع محمود آباد ضلع جہلم نے ایک بڑی گائے مورخہ ۲/۷/۶۴ بعد نماز ظہر ذبح کرکے غربا اور مستحقین میں تقسیم کیا۔ ذبح سے پہلے محترم چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب امیر جماعت محمود آباد ضلع جہلم نے اجتماعی دعا کروائی۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ شافی مطلق پیارے آقا کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرماوے۔ آمین۔ ثم آمین۔

(خاکسار غلام مصطفیٰ زعیم جماعت احمدیہ محمود آباد ضلع جہلم)

احمدی نوجوان فائدہ اٹھائیں

۱۔ داخلہ بی۔ ای۔ ڈی کلاس

درخواستیں ۱۰/۷/۶۴ تک بنام پرنسپل سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور فارم ۳۰ پیسے کی ٹکٹوں والا واپسی لفافہ بھیج کر طلب ہو۔

(پ۔ٹ ۱۰/۷/۶۴)

۲۔ داخلہ گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ حیدرآباد

سہ سالہ ڈپلومہ کورس کی فرسٹ ایئر میں داخلہ۔

ٹکنالوجیز:۔ (۱) آٹو موبائیل اینڈ ڈیزل ٹکنالوجی۔ (۲) سول ٹکنالوجی (۳) الیکٹریکل ٹکنالوجی (۴) مکینیکل ٹکنالوجی

ہر ایک ٹکنالوجی میں ۴۰ سیٹیں۔ انتخاب بذریعہ انٹرویو ٹیسٹ۔ شرط۔ میٹرک سائنس وریاضی بچاس پیسے کا پوسٹل آرڈر بھیج کر فارم درخواست وپراسپکٹس پرنسپل سے طلب ہو۔

درخواستیں بشمول مارکس شیٹ۔ دو پاسپورٹ سائز فوٹو۔ دو دو عدد پندرہ پندرہ پیسے کی ٹکٹوں والے لفافے ۲۶/۷/۶۴ تک بنام پرنسپل۔ (پ۔ٹ ۱۰/۷/۶۴)

۳۔ داخلہ بی۔ ای۔ ڈی کلاس لائلپور

گورنمنٹ ایجوکیشنل ٹیچرس کالج لائلپور۔ شرائط:۔ بی۔ ایس۔ سی یا بی۔ اے۔ عمر ۱/۹/۶۴ تک کم از کم ۱۹ سال۔ درخواستیں ۵/۸/۶۴ تک۔ فارم دفتر کالج سے واپسی لفافہ بھیج کر۔

(پ۔ٹ ۱۲/۷/۶۴)

۴۔ بھرتی برائے پاکستان فارن سروس

یہ بھرتی بھی امتحان سنٹرل سپیریر سروسز ۱۹۶۴ء زیر انتظام سنٹرل پبلک سروس کمیشن کے نتیجہ میں ہوگی۔ جو ۱/۱۲/۶۴ کو کراچی۔ لاہور۔ ڈھاکہ اور لنڈن میں ہونا قرار پایا ہے۔ (پ۔ٹ ۱۲/۷/۶۴)

۵۔ یو۔ ایس۔ ایس آر میں ٹریننگ کا موقعہ

ارتھ موونگ ایکویپمنٹ کے متعلق ٹیکنیکل ٹریننگ شرائط:۔ ایف ایس سی عمر ۳۰ سال تک۔

درخواستیں بلاتوقف بنام میسرس پاک لینڈ ٹریڈنگ کارپوریشن نمبر ۴۸ دی مال لاہور۔ (پ۔ٹ ۱۲/۷/۶۴)

۶۔ پی۔ آئی۔ اے میں مکینک

تنخواہ ۔/۳۰۰۔ تحریری ٹسٹ دفتر سپرنٹنڈنٹ ایرپورٹ لاہور۔ شرائط مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک ٹکنالوجی کا گریجوایٹ (۱) مکینیکل۔ (۲) الیکٹرک / الیکٹرونک۔ (۳) آٹو موبائیل۔ (۴)۔ پاور۔ عمر ۱/۶/۶۴ کو ۲۵ سال تک۔

درخواستیں معہ پاسپورٹ سائز فوٹو ۱۴/۷/۶۴ کو اصالتاً پیش ہوں۔ (پ۔ٹ ۱۲/۷/۶۴)

۷۔ سیگل فاؤنڈیشن ان لینڈ (اندرون ملک) وظائف ۶۵-۱۹۶۴ء

پوسٹ گریجوایٹ تعلیم کے لئے۔

مضامین آرکیٹکچر۔ سول مائننگ مکینیکل۔ کیمیکل و ٹکسٹائل انجنئرنگ۔ میڈیسن۔ لاء۔ ایگریکلچر۔ کامرس۔

شرائط۔ فرسٹ ڈویژن گریجوایٹ۔ ۷۰٪ نمبروں والوں کو ترجیح۔ درخواستیں ۱۵/۸/۶۴ تک۔ فارم ۷۵ پیسے کی ٹکٹوں والا لفافہ بھیج کر سیکرٹری سیگل فاؤنڈیشن ۶/۱ ایجرٹن روڈ لاہور سے۔

(پ۔ٹ ۱۲/۷/۶۴)

۸۔ پاکستان آرڈیننس فیکٹریوں میں ضرورت

سرکاری خرچ پر ٹریننگ۔ دس آسامیاں پی او ایف اپرنٹس مکینکس سہ سالہ ڈپلومہ کورس مکینیکل / الیکٹریکل انجنئرنگ گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ راولپنڈی میں۔ چوتھا سال عملی ٹریننگ واہ فیکٹری میں۔ دوران ٹریننگ وظیفہ سال اوّل تا چہارم بالترتیب ۷۰ تا ۱۰۰ ماہوار۔

شرائط۔ میٹرک سائنس سیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۱/۷/۶۴ کو ۱۶ تا ۲۰۔ پانچ سالہ ملازمت کا معاہدہ۔ بطور چارج مین تنخواہ ۔/۲۸۵ درخواستیں معہ مصدقہ نقول سندات دو پاسپورٹ سائز فوٹو و پوسٹل آرڈر ساڑھے سات روپے بنام ڈپٹی ڈائرکٹر پاکستان آرڈیننس فیکٹریز بورڈ واہ کینٹ ۳/۸/۶۴ تک۔

(پ۔ٹ ۱۳/۷/۶۴)

۹۔ داخلہ گورنمنٹ ویونگ اینڈ فنشنگ سنٹر شاہدرہ

درخواستیں معہ مصدقہ نقول سندات ۵/۸/۶۴ تک بنام جنرل منیجر گورنمنٹ ویونگ اینڈ فنشنگ سنٹر شاہدرہ۔ ڈویژن و حاصل کردہ نمبروں کی وضاحت لازم۔

ویونگ ڈیپارٹمنٹ:۔ کلاس اے۔ دو سالہ سرٹیفکیٹ کورس پلین و آٹومیٹک لوم ویونگ شرط:۔ ایف اے (بی ایس سی و ایف ایس سی کو ترجیح) کلاس بی۔ دو سالہ سرٹیفکیٹ کورس پلین و آٹومیٹک لوم ویونگ۔ شرط میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ (سائنس والوں کو ترجیح) کلاس سی۔ دو سالہ پریکٹیکل کورس ویونگ۔ شرط خواندگی۔ پیشہ ور کو ترجیح۔

ڈائنگ ڈیپارٹمنٹ:۔ فورمین ڈائر کلاس۔ اڑھائی سالہ ڈپلومہ کورس ڈائنگ۔ بلیچ اینڈ فنشنگ آف ٹکسٹائل۔ شرط:۔ میٹرک سائنس۔ ایف اے۔ ایف ایس سی۔ دوم ۲۲

۲۲۔ بی ایس سی کو ترجیح۔ آرٹیزن ڈائنگ اینڈ پرنٹنگ کلاسز۔ ڈیڑھ سالہ سرٹیفکیٹ کورس ڈائنگ اینڈ بلیچنگ اینڈ فنشنگ پرنٹنگ ڈیزائننگ۔ ومرکیرائزنگ۔ شرط میٹرک یا کم ٹیکنیکل شخص کو ترجیح۔ چند وظائف بنا بر قابلیت۔ (پ۔ٹ ۱۳/۷/۶۴)

(ناظر تعلیم)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے عوام کو یقین دلایا ہے کہ ریلوے مسافروں کو اور خاص طور پر تیسرے درجے کے مسافروں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے حکومت اپنے تمام وسائل استعمال کرے گی ریڈیو پاکستان لاہور سے اپنی ماہانہ نشری تقریر میں گورنر نے کہا کہ ریلوے کی ترقی پر اس سال ۲۵ کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے انھوں نے ریلوے ملازموں کو بھی مشورہ دیا کہ صوبے کے اقتصادی نظام میں ریلوے کو جو اہمیت حاصل ہے اس کا احساس کریں اور انتہائی دیانت داری اور فرض شناسی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیں۔ صوبائی حکومت ریلوے کی ترقی کے لئے جو اقدامات کر رہی ہے ان کی تفصیلات کا ذکر کرتے ہوئے ملک امیر محمد خان نے کہا کہ سال رواں کے آخر تک ایک کارخانہ مکمل ہو جائے گا جہاں ڈیزل الیکٹرک انجنوں کی مرمت ہو سکے گی۔ اس کارخانے کا ایک خوش آئند پہلو یہ ہے کہ اس کا خاکہ اور منصوبہ ہمارے انجنیئروں نے تیار کیا ہے اس کی تعمیر پر ایک کروڑ ۴۲ لاکھ روپے صرف ہوں گے اس میں ہر سال دو سو انجنوں کی مرمت کا انتظام ہوگا۔ مغل پورہ میں ایک تربیتی ادارہ بھی قائم کیا جا رہا ہے اس میں تین سو افراد کو ریلوے سے متعلق مختلف فنون کی تربیت دی جایا کرے گی۔ اس کے علاوہ ریلوے کو ہر سال ایک سو تربیت یافتہ شہریوں کی خدمات بھی حاصل ہوتی رہیں گی۔ یہ ادارہ نظریاتی تعلیم کے لئے ایک سکول عملی تربیت کے لئے ورکشاپ اور طلباء کے رہنے کے لئے ایک بورڈنگ ہاؤس پر مشتمل ہوگا۔

● لاہور ۱۷ر جولائی۔ مرکزی وزیر صحت الحاج عبداللہ ظہیر الدین لال میاں نے کہا ہے کہ اپوزیشن پارٹیوں کو کوئی موزوں صدارتی امیدوار نہیں ملے گا۔ اور بالآخر صدر ایوب بلا مقابلہ منتخب ہو جائیں گے۔

لال میاں نے جو راولپنڈی جاتے ہوئے لاہور کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے کہا کہ متحدہ صدارتی امیدوار کھڑا کرنے کے بارے میں اپوزیشن پارٹیوں میں شدید اختلافات ہیں اور ابھی تک اپوزیشن لیڈر کوئی موزوں امیدوار تلاش نہیں کر سکے ہیں ان کے اختلافات درحقیقت اتنے زیادہ ہیں کہ وہ کسی ایک امیدوار پر متفق ہو ہی نہیں سکتے اس کا نتیجہ یہی نکلے گا کہ بالآخر صدر ایوب بلا مقابلہ منتخب ہو جائیں گے۔

● جارج ٹاؤن۔ (برطانوی گیانا) ۱۷ر جولائی گلی بہان بجلی گرنے سے ڈائنامیٹ کا ذخیرہ پھٹ گیا جس سے چھ نیگرو ہلاک ہو گئے۔

● نئی دہلی ۱۷ر جولائی۔ بھارت کی حکومت نے غذائی بحران اور اشیاء صرف کی بے پناہ گرانی کی روک تھام کے لئے جو اقدامات کئے ہیں ان کے تحت بھارت سے بناسپتی گھی اور کھانے کے تیلوں کی برآمد کی فوری طور پر ممانعت کر دی گئی ہے

● ڈبلن ۱۷ر جولائی۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کل آئرلینڈ کے تین روزہ دورہ پر ڈبلن پہنچے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا ہوائی اڈہ پر انھیں ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی اور فوج کے ایک دستے نے گارڈ آف آنر پیش کیا صدر نے کل شام جنگ آزادی کے شہداء کی یادگار پر پھول چڑھائے۔

خود مختار کشمیر بین الاقوامی سیاسی سازشوں کا اکھاڑہ بن جائیگا

(صدر ایوب)

آئرلینڈ کے صدر سے اہم مسائل پر صدر ایوب کی بات چیت

ڈبلن ۱۸ جولائی — صدر ایوب نے کہا ہے کہ کشمیر کو خود مختار علاقہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اگر کشمیر خود مختار رہا تو بین الاقوامی سیاسی سازشوں کا اکھاڑہ بن جائے گا۔ صدر ایوب آئرلینڈ کے دارالحکومت پہنچنے کے چند گھنٹے بعد ایک پریس کانفرنس میں اخبار نویسوں سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان نہ صرف اپنے پڑوسی ممالک بلکہ دنیا کے تمام ممالک سے دوستانہ تعلقات قائم رکھنا چاہتا ہے۔

صدر ایوب نے کہا کہ آئرلینڈ کے عوام نے ہمیشہ حق خود ارادیت کی حمایت کی ہے۔ کشمیر کے مسئلے پر سلامتی کونسل میں آئرلینڈ کے وفد نے جو قرارداد پیش کی تھی اس کے لئے ہم آئرش عوام کے شکر گزار ہیں اور میں آئرش عوام اور حکومت کا شکریہ ادا کرنے کے لئے ہی یہاں آیا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی یہ خواہش ہے کہ بھارت کے ساتھ تمام تنازعات کا معقول تصفیہ ہو جائے۔ اخبار نویسوں نے صدر ایوب سے بھارت کے ساتھ تنازعات کے "معقول تصفیہ" کی وضاحت کرنے کی درخواست کی تو انہوں نے کہا اس سے میری مراد یہ ہے کہ پُرامن طور پر بات چیت کے ذریعہ ایسا حل تلاش کیا جائے جو فریقین کے لئے قابل قبول ہو تاکہ پاکستان اور بھارت پُرامن طور پر رہ سکیں۔

صدر ایوب نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ میری یہ خواہش ہے کہ پاکستان آئرلینڈ کے ساتھ مضبوط تجارتی روابط قائم کرے۔ میں نے صدر آئرلینڈ ایمون ڈی ویلرا کے ساتھ بات چیت کی ہے تاکہ یہ معلوم کر سکوں کہ کس طرح صدر آئرلینڈ نے اپنے ملک میں اہم مسائل حل کئے ہیں۔

قصر صدر میں آئرلینڈ کے سربراہ ایمون ڈی ویلرا نے صدر ایوب کا استقبال کیا۔ کل دوپہر صدر ایوب، وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور برطانیہ میں پاکستان کے سفیر آغا ہلالی نے وزیراعظم لماس کے ساتھ ایک کانفرنس میں شرکت کی۔ اس کانفرنس میں دونوں ملکوں کے لیڈروں نے عالمی سیاسی مسائل پر تبادلہ خیال کیا جن میں بھارت کے ساتھ پاکستان کے جھگڑے بھی شامل ہیں۔ دونوں ملکوں کے مسائل کا تذکرہ بھارت کو مغربی ممالک سے ملنے والی فوجی امداد کے پس منظر میں کیا گیا۔

صدر ایوب انقرہ میں تین روز ٹھہریں گے

۲۳ جولائی کو کراچی آ جائیں گے

کراچی ۱۸ جولائی — صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان ایران، افغانستان، انگلینڈ اور آئرلینڈ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد ۲۳ جولائی کو واپس کراچی پہنچ جائیں گے۔ صدر کراچی آنے سے قبل ۲۰ جولائی کو انقرہ جائیں گے جہاں وہ تین روز قیام کریں گے۔ توقع ہے کہ صدر کراچی میں تین روز قیام کریں گے اور اس کے بعد راولپنڈی جائیں گے۔

[illegible]

اکاؤنٹنٹ جنرل کے دفتر میں ہولناک آتشزدگی

ستر سالہ پرانا ریکارڈ جل گیا

لاہور ۱۸ جولائی — کل صبح اکاؤنٹنٹ جنرل مغربی پاکستان کے دفتر میں آگ لگنے سے ستر سال پرانا ریکارڈ جل گیا۔ آگ جمعہ کی صبح ۷ بجے دفتر کے ریکارڈ روم میں لگی جس پر فائر بریگیڈ کے عملہ نے سات گھنٹہ کی جدوجہد کے بعد قابو پایا۔ کارپوریشن کے علاوہ پاکستان ویسٹرن ریلوے کے فائر بریگیڈ نے بھی آگ بجھانے میں حصہ لیا۔ مقامی پولیس آتشزدگی کی وجوہ کی تحقیقات کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ محکمانہ تحقیقات کا حکم بھی دیدیا گیا ہے۔ توقع ہے کہ تحقیقاتی کمیٹی ایک ہفتہ تک اپنی رپورٹ پیش کر دے گی۔

سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ جس ریکارڈ میں آگ لگی تھی اس میں ۳۶ ہزار فائلیں ایسی تھیں جو ضائع کرنے کے لئے الگ کر دی گئی تھیں۔ اس کے علاوہ جو ریکارڈ ضائع ہوا ہے وہ قیام پاکستان سے پہلے کے معاملات سے متعلق تھا۔ نئے ریکارڈ میں سے کوئی چیز نذر آتش نہیں ہوئی اور سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کی ادائیگیاں معمول کے مطابق ہوتی رہیں گی۔

سوئیکارنو سے پاکستانی سفیر کی ملاقات

جکارتہ ۱۸ جولائی — انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوئیکارنو نے کل جکارتہ میں پاکستانی سفیر مسٹر احسن الحق سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں پاک بھارت تعلقات اور بھارت کو فوجی امداد پر بات چیت کی گئی۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان تجارتی معاہدہ

راولپنڈی ۱۸ جولائی — پاکستان اور بھارت کے درمیان کل ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے جس کے تحت پاکستان بھارت کو تین کروڑ ۶ لاکھ روپے مالیت کا ایک لاکھ من چاول برآمد کرے گا۔ اور اس کے عوض بھارت پاکستان کو ریلوے کا سامان کوئلہ، بیڑی کا پتہ، مسالے، چونا پتھر بھیجے گا۔ معاہدہ کے تحت دونوں ملکوں کے تاجر آزادانہ طور پر پچاس لاکھ روپے مالیت کے پھل ایک ملک سے دوسرے ملک میں فروخت کر سکیں گے۔ اور اتنی ہی [illegible]

چناب اور جہلم میں سیلاب سے متعدد دیہات زیر آب آ گئے

تحصیل جھنگ میں فصلوں اور مکانات کو شدید نقصان

جھنگ ۱۸ جولائی۔ بالائی علاقوں میں ۴۸ گھنٹے کی مسلسل بارش کی وجہ سے دریائے چناب اور جہلم میں سیلاب آ گیا ہے جس سے تحصیل جھنگ کے متعدد دیہات زیر آب آ گئے ہیں۔ تیس مربع میل کے علاقہ میں فصلوں اور مکانات کو کافی نقصان پہنچا ہے حکام نے سیلاب کے پیش نظر دو نہریں — نہر لوئر چناب اور نہر رنگپور بند کر دی ہیں۔ کل شام چھ بجے تک جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق دریائے چناب کا پانی کناروں سے بہہ نکلا ہے اور تیزی سے دیہات کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے اب تک تحصیل جھنگ کے متعدد دیہات زیر آب آ چکے ہیں اس علاقہ میں نشیبی علاقہ ہے فصلوں اور مکانوں کو کافی نقصان پہنچا ہے۔

ضلعی حکام نے بتایا ہے کہ صورت حال نازک ہو گئی ہے کل تمام دریائے چناب میں تریموں کے مقام پر پانی کا اخراج دو لاکھ چھپن ہزار کیوسک تھا اور دریا کی سطح بلند ہو رہی تھی مراد میں دریائے چناب گر رہا ہے اور وہاں پانی کا اخراج ۳۵ ہزار صد کیوسک تھا خانکی کے مقام پر دریا کی سطح گر رہی ہے

محترمہ وزیر بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی محمد حنیف صاحب مرحوم کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ — افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ وزیر بیگم صاحبہ اہلیہ محترم قاضی محمد حنیف صاحب مرحوم ڈپٹی کلکٹر انہار (جو محترم جناب ڈاکٹر محبوب عالم صاحب مرحوم آف جے پور ابن حضرت ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہو تھیں) مورخہ ۱۷ جولائی ۶۴ء بروز جمعۃ المبارک ۳ بجے صبح بعارضہ قلب مختصر سی علالت کے بعد بعمر ۷۱ سال لاہور میں وفات پا گئیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کا جنازہ ان کے فرزندان اور قاضی فیملی کے دیگر افراد اسی روز چار بجے سہ پہر بذریعہ ایمبولنس کار لاہور سے ربوہ لائے۔ نماز عصر کے بعد احاطہ مسجد مبارک میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں ربوہ کے احباب خاصی تعداد میں شریک ہوئے بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر مرحومہ کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

مرحومہ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی انتظامی صلاحیت اور تربیت اولاد کا خاص ملکہ عطا فرمایا تھا انھوں نے چار بیٹیاں اور چار فرزند اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ سب سے بڑے فرزند محمود شفقت صاحب وزارت خارجہ میں ڈائرکٹر جنرل کے عہدے پر فائز ہیں۔ دوسرے فرزند محمود رفعت صاحب لاہور میونسپل کارپوریشن میں چیف انجنیئر ہیں۔ تیسرے صاحبزادے محمود شوکت صاحب جو ادویہ سازی کے مشہور ادارے "لیڈرلے لیبارٹریز" میں ممتاز عہدہ پر متعین ہیں۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے داماد ہیں۔ چوتھے فرزند محمود فرحت صاحب نیویارک میں ہیں اور پی او اے سی سے وابستہ ہیں۔ مرحومہ کے دامادوں میں چوہدری عبدالرشید صاحب سویلین آرڈیننس آفیسر، ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب لاہور چھاؤنی۔ ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب شہید (جنہیں اگست ۱۹۴۸ء کو کوئٹہ میں شہید کر دیا گیا تھا) اور چوہدری عبدالمجید صاحب بھی جنرل منیجر پاک کمیکلز شامل ہیں۔

ادارہ الفضل مرحومہ کے فرزندان، صاحبزادیوں اور قاضی فیملی کے جملہ دیگر ارکان کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور خاص مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو یہ صدمہ صبر سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا دین اور دنیا میں ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

لاہور میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام مورخہ ۲۲/۶ ۴ بوقت ۹ بجے صبح مسجد احمدیہ دہلی دروازہ میں زیر صدارت خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور سیرۃ النبی کا جلسہ منعقد ہو رہا ہے احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر مستفیض [illegible]